

طلبا، علماء، خطباء، وکلاء اور نقباء کے لیے نایاب تحفہ

خطبات ابوالحسن علیہ السلام

جلد پنجم

مکتبہ فیضانِ کبیر

گیلا نی ولاز، دیپالپور

0318-7955519

ابوالفضیاء محمد عمران ساجد لتوی

امامت و خطابت کا مکمل کورس

خطبات ابو الضیاء چھ جلدوں میں مکمل دستیاب ہیں، جن میں بارہ ماہ کے مدلل اور مفصل خطابات شامل ہیں۔

اسی طرح جو اہر الامامت مع دروس رمضان المبارک بھی شائع ہو چکی ہے، جس میں اہم فقہی مسائل، امام و خطیب کی ذمہ داریاں اور رمضان کے تیس روزہ دروس شامل ہیں۔ آج ہی حاصل کریں اور علمی و روحانی فیض اٹھائیں۔

منگوانے کا طریقہ

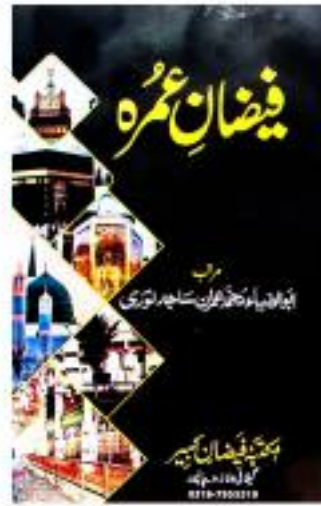
نام، ایڈریس اور موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں۔ پیمینٹ ایڈوانس ہوتی ہے۔ پیمینٹ ٹرانسفر کرنے کے بعد سکرین شاٹ بھیجیں۔ ان شاء اللہ آپ کے بھیجے گئے ایڈریس پر کتب بھیج دی جائیں گی۔



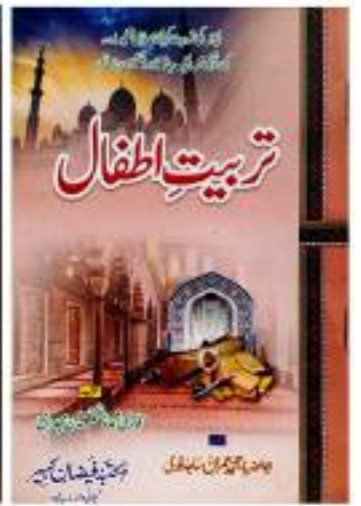
ہدیہ 1000
ڈسکاؤنٹ ہدیہ 600



ہدیہ 3600
ڈسکاؤنٹ ہدیہ 2400



ہدیہ 100
ڈسکاؤنٹ ہدیہ 50



ہدیہ 100
ڈسکاؤنٹ ہدیہ 50

03007955519

مکمل ڈسکاؤنٹ ہدیہ 3100 روپے
ڈلیوری چارج 400

تقریر نمبر 2

غزوة بدر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ
الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰہُ
بِبَدْرِ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ط فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ صَدَقَ
اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِكَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط
یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

اللہ رب العزت کی حمد و ثناء اور تعریف و توصیف کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام کا نذرانہ عرض کرنے کے بعد انتہائی واجب
الاحترام، ذوی الاحترام، برادران اسلام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرات گرامی قدر! قرآن مجید فرقان حمید میں سے آیت کریمہ تلاوت کرنے
کا شرف حاصل ہوا ہے، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت
اس آیت کریمہ کے تحت حق بیانی کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو عمل کرنے کی

توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرات گرامی قدر! دشمنان اسلام اہل اسلام کو جس طرح ہجرت سے پہلے دکھ دیتے تھے، اہل اسلام پر جیسے پہلے ظلم و تشدد کرتے تھے اسی طرح یہ سلسلہ بعد از ہجرت بھی جاری تھا، رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مبارکہ کے بعد دو ہجری میں ابوسفیان کا تجارتی قافلہ واپس جا رہا تھا کہ مسلمانوں کو علم ہوا، کفار مکہ چونکہ مسلمانوں کو لوٹتے بھی تھے اور مارتے بھی تھے، اب مسلمانوں نے کفار کے تجارتی قافلہ کو لوٹ لیا۔ تو اب قرآن مجید فرقان حمید کا فیصلہ ہے، آپ احباب قرآن سنیں اور قرآن کا فیصلہ سنیں، اور اپنا ایمان تازہ کیجیے۔

فَمَنْ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ . (سورہ بقرہ: ۱۹۴)

ترجمہ: تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہو۔

حضرات گرامی قدر! اب قرآن کہتا ہے کہ جتنی تم پر زیادتی کی گئی ہے بدلے میں اتنی ہی زیادتی کرو۔ اب کفار مکہ چونکہ مسلمانوں پر ظلم کرتے رہتے تھے، اب ابوسفیان کا قافلہ واپس لوٹ رہا تھا کہ مسلمانوں کو خبر ہوئی، تو مسلمانوں نے اس قافلے کا راستہ روکا، ابوسفیان گھبرا گیا، اور مکہ مکرمہ میں ابو جہل کے ہاں پیغام بھیجا کہ مسلمانوں نے میرے ساتھ اور میرے قافلے کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی ہے لہذا بہت بڑی فوج لے کر جلدی پہنچ، اب ابو جہل مکہ مکرمہ سے ایک ہزار کا لشکر لے کر نکلتا ہے تو ادھر مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلاموں کو بلایا، اور مشورہ فرمایا کہ اے میرے صحابہ! مکہ مکرمہ سے ابو جہل کی قیادت میں بہت بڑا لشکر ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لیے نکل پڑا ہے تمہارا کیا

ارادہ ہے؟ یا رخسار و مزار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا جینا مرنا آپ کے ساتھ ہے، حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا جینا بھی آپ کے قدموں پر ہمارا مرنا بھی آپ کے قدموں پر، حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے نوکر ہیں، ہم آپ کے غلام ہیں، ہم بنی اسرائیل والوں کی طرح نہیں کہ جنہوں نے کہا تھا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! آپ لڑیں یا آپ کا رب لڑے ہم تو یہاں بیٹھے ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی عزت کی قسم! ہماری جانیں آپ پر قربان ہیں، آپ وہ کریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ گویا کہ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں کہتے ہوں گے۔

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
نعتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیٰ رحمت کا قلمدان گیا

حضرات گرامی قدر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرما رہے ہیں کہ لوگو! بتاؤ کفار مکہ ہم پر حملہ آور ہونے کے لیے آرہے ہیں بتاؤ کیا کہتے ہو؟ حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شاید آپ ہمیں مخاطب کر رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میری مراد انصار صحابہ کرام سے ہے۔ حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ آپ پر ایمان لائے، ہم نے آپ کو سچا جانا، ہم نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ جو لے کر آئے ہیں وہ حق ہے، اور ہم نے آپ سے اسی بات پر عہد کیا ہے کہ جو آپ سے سنیں

گے اس پر عمل کریں گے، آپ جس مقصد کا ارادہ فرما چکے ہیں وہ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے اگر آپ ہمیں سمندر پر لا کر کھڑا کریں اور کود جانے کا حکم فرمائیں تو ہم کود جائیں گے، ہم میں سے کوئی بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ ہم دشمن کو چھوڑنا بھی پسند نہیں کریں گے، ہم جنگ کے وقت ان شاء اللہ تعالیٰ صابر اور ثابت قدم ہوں گے۔ دشمن سے ٹکراتے وقت سچے ہوں گے، شاید اللہ تعالیٰ آپ کو دکھائے گا ہم سے وہ کیفیت جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ اور آپ ہم سے ان شاء اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے۔

(دلائل النبوة للبیہقی، جلد سوم صفحہ: 53، 54)

دل دلبر نوں دے دیئے تے کر دیئے نذرانہ
محبوباں دے انج بن کے رہیے جانے کل زمانہ

عاشقو! آؤ میدانِ عشق میں چلیں

حضرات گرامی قدر! اب اعلانِ جنگ ہونے جا رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال! عرض کرتے ہیں: لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ مدینے کی گلیوں میں اعلانِ کردو، اے اہل اسلام شجر اسلام کو تمہارے خون کی ضرورت پڑ گئی ہے، نکلو میدان میں چلیں۔ عاشقو! آؤ میدانِ عشق میں چلیں۔ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کیا، لوگ گھروں کو چھوڑ کر میدان میں جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اب قافلہ مدینے سے سوئے بدر جا رہا ہے، بارہ رمضان المبارک دو ہجری ہفتہ کا دن ہے، مدینے کی گلیوں میں سے جب یہ لشکر اسلام گزر رہا ہے تو مدینے کی عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر یہ منظر دیکھ رہی ہیں، کوئی کہتی ہے میں شہید کی بیٹی کہلاؤں گی، کوئی

کہتی ہے میں شہید کی بیوہ کہلاؤں گی، کوئی کہتی ہے میں شہید کی بہن کہلاؤں گی، کوئی کہتی ہے میں شہید کی ماں کہلاؤں گی۔ اپنے اپنے مقدر پر ناز کر رہی ہیں۔ یہ لشکر اسلام میدان جہاد میں جا رہا ہے، یہ عاشقوں کا ہجوم میدان عشق میں جا رہا ہے۔

(سیرت حلبیہ، جلد سوم، صفحہ: 422 / الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ: 351 / ضیاء النبی جلد سوم صفحہ: 301 / سیرت النبی از سلیمان ندوی و شبلی نعمانی، جلد اول، صفحہ: 205)

توں جان نہ جان میرے محبوبا میں لگیاں توڑ مہیساں
راہ تیرے وچ رل مرساں، پیچھاں قدم نہ مول مہیساں
شہر تیرے دے میں ٹکڑے منگساں، تیرے کتیاں دے پیر چمکیاں
اعظم جان امانت تیری جدوں منگسیں پیش کریاں
حضرات گرامی قدر! وہ لشکر کتنا عظیم المرتبت لشکر ہوگا جس کا سپہ سالار نبیوں کا
تاجدار ہوگا۔

لشکر اسلام میدان بدر میں

حضرات گرامی قدر! یہ لشکر چلتا جا رہا ہے، مدینہ منورہ سے ایک میل کی مسافت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سن بچوں کو واپس بھجوا دیا، اب عشاق منزل عشق کی جانب بڑھ رہے ہیں، میدان بدر میں پہنچے تو اہل اسلام نے جس جگہ پڑاؤ کیا وہاں ریت بہت تھی، پاؤں دھنس جاتے تھے، کفار کا لشکر صاف زمین پر ٹھہرا تھا، مگر اللہ رب العزت نے کرم فرمایا کہ زور کی بارش ہوئی، جس سے ریت دب گئی، مسلمانوں نے پانی کا حوض بنا کر باقی تمام کنویں بند کر دیئے۔ اس بات کو اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقان حمید میں بیان فرمایا۔

وَيُنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ
عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ

الْأَقْدَامَ ○ (سورہ انفال: 11)

ترجمہ: آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے سٹھرا کر دے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرما دے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمادے۔

حضرات گرامی! قدر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو یہ پریشانی تھی کہ جس طرح کی زمین پر پڑاؤ کیا ہے اس میں تو پاؤں دب جاتے ہیں دشمن کا مقابلہ کیا کریں گے، لیکن اللہ رب العزت نے اس پریشانی کو دور فرما دیا۔

میدان بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش بنانا

حضرت سیدنا سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے لیے ایک چبوترہ بناتے ہیں، ایک چھپر بناتے ہیں، (چھپر کو عریش کہتے ہیں) جس میں آپ آرام فرمائیں، اس کے بعد حضرت سیدنا سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے چھپر بنایا۔ (اب اس چھپر کی جگہ مسجد بنی ہوئی ہے، اور اس مسجد کا نام عریش ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی عریش میں جلوہ گر ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے یار غار و مزار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور حضرت سیدنا سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر تلوار لے کر پہرہ دیتے رہے۔

(سیرت حلبیہ، جلد سوم صفحہ: 445 / ضیاء النبی جلد سوم صفحہ: 311 / سیرت النبی از سلیمان ندوی)

وشلی نعمانی، جلد اول، صفحہ: 206

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا

حضرات گرامی! قدر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چھپر میں اللہ رب العزت کی بارگاہ

میں دعائیں مانگتے رہے، جس صحابی نے بھی دیکھا، یہی دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سرسجدے میں رکھ کر دعا مانگ رہے ہیں۔ اب ذرا رسول اللہ ﷺ کے دعائیہ کلمات بھی سماعت کیجیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعَصَابَةُ الْيَوْمَ لَا تَعْبُدُ بَعْدَهَا
فِي الْاَرْضِ

ترجمہ: اے اللہ یہ میری چھوٹی سی جماعت ہے، جسے لے کر تیری بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں، یہی میری ساری زندگی کی محنت ہے، یہی میری تبلیغ کا نتیجہ ہے، یہی میرے چند گنتی کے غلام ہیں جنہیں تیری بارگاہ میں لے آیا ہوں، اے اللہ اگر آج میرے یہ غلام مارے گئے تو پھر روئے زمین پر تیرا نام لینے والا بھی کوئی نہیں بچے گا۔

(سیرت حلبیہ، جلد سوم صفحہ: 474 / ضیاء النبی، جلد سوم صفحہ: 331 / معارج النبوة، جلد سوم صفحہ: 93)
حضرات گرامی قدر! ہمیشہ دعا میں عاجزی ہوتی ہے، لیکن یہ کائنات کی ایک ایسی دعا ہے کہ جس میں عاجزی نہیں بلکہ کہا گیا کہ اگر میرے غلام مارے گئے تو نام تیرا بھی لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔

یہ الفاظ عاجزانہ نہیں ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی اپنے غلاموں سے محبت کی علامت ہیں۔ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے غلاموں سے کس قدر محبت فرماتے ہیں۔

حضرات گرامی قدر! اب رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ہے تو کیسے ممکن ہے کہ میرے آقا ﷺ کی دعا قبول نہ ہو، میرے آقا ﷺ دل میں خیال فرمائیں تو قبلہ بدل جاتا ہے، اور یہاں تو دعا فرمائی ہے۔ اب دیکھیے قبولیت کے آثار کیسے ظاہر ہوتے ہیں۔

کل بدر میں کون کہاں مرے گا؟

حضرات گرامی قدر! رسول اللہ ﷺ نے میدان بدر میں ستر مقامات پر نشان لگا کر بتایا کہ یہاں فلاں کافر مرے گا، یہاں فلاں کافر مرے گا۔

(سیرت حلبیہ، جلد سوم صفحہ: 452)

میرا عشق کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوگا کہ اے بلال! جی آمنہ کے لال! فرمایا: تجھے مکہ مکرمہ میں کس ظالم نے ستایا؟ کس نے ظلم کا پہاڑ گرایا؟ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا ہوگا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھ پر امیہ بن خلف نے ظلم کا پہاڑ گرایا، مجھے بہت ستایا، گرم ریت پر لٹایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوگا کہ بلال! کل زمانہ دیکھے گا جس امیہ بن خلف نے تجھے ستایا وہی امیہ بن خلف کل اس مقام پر مرے گا۔ اس وقت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبات کیا ہوں گے، جن جن مسلمانوں کو کفار مکہ نے ستایا، جب ان کی موت کا مقام رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہوگا تو ان کے جذبات کیا ہوں گے۔

تیرے مونہوں جیہڑی گل نکلے اوہو تیرے

جیہڑا توں کریں اشارہ اوہو تقدیر اے

حضرات گرامی قدر! رات گزری سترہ رمضان المبارک کا دن ہے، آج مقابلے کا دن ہے۔ ادھر مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۴) ہے، جن میں ستر (۷۰) مہاجرین ہیں اور دو سو چھتیس (۲۳۶) انصار ہیں، ساز و سامان میں تین (۳) گھوڑے ہیں، ستر اونٹ (۷۰) ہیں، چھ (۶) زرہیں اور آٹھ شمشیریں ہیں۔ مقابلے میں کفار مکہ ہیں، جن کی تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰) ہے، ساز و سامان میں ایک سو (۱۰۰) گھوڑے ہیں، سات سو (۷۰۰) اونٹ ہیں، باقی ساز و سامان کثیر ہے۔

اب بظاہر ان کے ساتھ کوئی مقابلہ بنتا نہیں ہے، لیکن جب عشق ہوتا ہے تو عشق کثرت کو نہیں دیکھتا بلکہ یار کے اشارہ ابرو کو دیکھتا ہے۔

عشق کر داسدا اپنی مرضی دے کم نہ ایہہ راہ ویکھدا نہ کراہ ویکھدا
جتنے چاہوے جھکا دیوے عاشق داسر نہ ایہہ کعبہ تے نہ کر بلا ویکھدا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صف بندی فرمائی

حضرات گرامی قدر! یوم الفرقان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا: صحابہ! صفیں سیدھی کر لو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہے، جس سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صفیں درست فرما رہے ہیں، ایک صحابی ہیں، جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت سیدنا سواد بن غزیہ ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) صف میں سے آگے نکلے ہوئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھڑی لگائی اور فرمایا کہ اے سواد! صف میں ہو جاؤ۔ حضرت سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ عدل و انصاف قائم کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں، عدل و انصاف کیجیے جو چھڑی مجھے ماری ہے اس کی مجھے تکلیف ہوئی ہے، میں بدلہ لینا چاہتا ہوں، اپنا قمیض مبارک اتاریے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قمیض مبارک اتارا تو حضرت سیدنا سواد بن غزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمٹ گئے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سواد! ایسا کیوں کیا؟ عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد اللہ رب العزت مجھے درجہ شہادت پر فائز کرنے والا ہے، چاہتا ہوں کہ جاتے جاتے اپنا جسم آپ کے جسم اطہر سے مس ہو جائے۔ (ضیاء النبی، جلد سوم، صفحہ 323)

حضرات گرامی قدر! عشق بھی عجیب شے ہے، نابوی کی فکر نہ بچوں کی پرواہ، نہ گھر کی یاد ہے، نہ زمین جائیداد کی فکر ہے، نہ مال کی فکر ہے، بس ایک آمنہ کے لال

کی فکر ہے۔

بے خودی کا عالم ہے اُسے ٹالا نہیں جاتا
جو دل میں اُتر جائے اسے نکالا نہیں جاتا
اب صفیں بن چکی ہیں، میدان لگ چکا ہے، عجیب منظر ہے، ایک طرف حق تھا،
دوسری طرف باطل۔۔۔ ایک طرف نور تھا، دوسری طرف ظلمت۔۔۔ ایک طرف کفر
تھا، دوسری طرف اسلام تھا۔۔۔

کھڑے تھے اک طرف سب نفس اور شیطان کے بندے
صفیں باندھے کھڑے تھے، اُس طرف رحمان کے بندے
عجیب منظر تھا۔ ادھر مزدود تھے، ادھر صاحبِ درود تھے۔۔۔ ادھر کثرت تھی،
ادھر وحدت تھی۔۔۔ ادھر زحمت تھی، ادھر رحمت تھی۔۔۔ ادھر ابو جہل لعین تھا، ادھر
اللہ کا نور مبین تھا۔۔۔ ادھر فکرِ جہاں تھا، ادھر ذکرِ خدا تھا۔۔۔ ادھر تیغِ جفا تھی، ادھر
سجدۂ خدا تھا۔

کھڑے تھے اک طرف لات و ہبل کے ماننے والے
کھڑے تھے اک طرف ختمِ رسل کے ماننے والے
نہ تیغ و تیر پر تکیہ نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسہ تھا تو اک سادہ سی کالی کالی والے پر
حضراتِ گرامیِ قدر! اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غنودگی طاری ہوئی، پھر بیدار ہو
کر تبسم فرمایا، اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! مبارک ہو اللہ رب العزت نے مدد بھیج دی
ہے، اور جبریل امین علیہ السلام اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے آگئے ہیں، اور
ان کے سامنے والے دونوں دانتوں کے اوپر گرد جمی ہوئی ہے۔

اب سنیے اللہ کا قرآن اور اپنا ایمان تازہ کیجیے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ، فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ اَنْ يُمِدَّكُمْ
رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلٰٓئِن ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۚ اِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوا وَيَاۡتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرٍ مِّنْهُمْ هٰذَا يُمِدُّكُمْ رَبُّكُمْ
بِخَمْسَةِ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

(سورہ آل عمران: 123، 124، 125)

ترجمہ: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سرو
سامان تھے تو اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ جب اے
محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب
تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ
کرو اور کافرا سی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے
نشان دالے بھیجے گا۔

میدان بدر میں فرشتوں کی آمد

حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا کہ میدان بدر میں
جب لڑائی شروع ہوئی تو ایک سخت ہوا چلی، کہ اس طرح کی ہوا ہم نے چلتی ہوئی کبھی
نہیں دیکھی تھی، کچھ دیر بعد دوسری مرتبہ اور پھر کچھ دیر بعد تیسری مرتبہ ہوا چلی، پھر
پتہ چلا کہ پہلی بار جبریل امین علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ اترے ہیں،
دوسری بار میکائیل علیہ السلام اور تیسری بار اسرافیل علیہ السلام فرشتوں کے ساتھ
میدان میں اترے ہیں۔ (معارج النبوت، جلد سوم صفحہ: 95)

حضراتِ گرامی قدر! اسلام کا یہ پہلا معرکہ ہے، ایک تاریخی اور عظیم جنگ ہے، جب یہ جنگ شروع ہوتی ہے تو کفار بڑے خوش ہیں کہ آج ہمارے ہاتھوں مسلمانوں کے پرچے اڑ جائیں گے، آج یہ مٹھی بھر مسلمان صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے، آج مسلمانوں کا نام و نشان تک ختم ہو جائے گا۔ لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو منظر کیا تھا؟ ذرا سماعت کیجیے۔

جنگ کی ابتداء

معرکہ بدر جانبازی کا سب سے بڑا حیرت انگیز منظر تھا، جس میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے عبدالرحمن کے مقابلے میں نکلے، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ماموں کے مقابلے میں نکلے۔ ادھر میدان میں عتبہ، شیبہ اور ولید مسلمانوں کو لاکارنے لگے، حضرت عوف بن حارث، حضرت معاذ بن حارث اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تینوں کے مقابلے میں اترے، ان کافروں نے پوچھا تم کون ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تعارف کروایا تو کافر کہنے لگے ہمارے مقابلے میں ہمارے رشتہ داروں کو بھیجو تمہارے ساتھ ہماری لڑائی نہیں ہے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ کے مقابلے میں مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو بھیجا، شیبہ کے مقابلے میں حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور ولید کے مقابلے میں حضرت سیدنا عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا۔ اب شیر خدا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عتبہ کو سنبھلنے بھی نہیں دیا کہ وار کر کے اس کے ٹکڑے کر دیئے، ایسے ہی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی شیبہ کو سنبھلنے سے پہلے واصلِ جہنم کر دیا، اب حضرت عبیدہ اور ولید گتھم گتھا تھے ایک دوسرے پر تلواریں کس رہے تھے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امیر حمزہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلدی سے پہنچ کر ولید کو بھی واصل جہنم کر دیا۔ حضرت سیدنا عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ زخمی ہو چکے تھے، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبیدہ کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں حضرت سیدنا عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی۔ (ضیاء النبی، جلد سوم صفحہ: 333 / سیرت حلبیہ، جلد سوم صفحہ: 464 / سیرت النبی از سلیمان ندوی و شبلی نعمانی، جلد اول، صفحہ: 208)

لے سجناں اساں توڑ نبھائی تے جان دتی راہ تیرے
حشر دیہاڑے شرماں تینوں پر دے کج لئیں میرے

حضرت سیدنا قتادہ بن نعمان کو آنکھ عطا کرنا

امام عبدالرحمن بن ابوبکر المعروف امام جلال الدین سیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میدان بدر میں جنگ لڑتے ہوئے حضرت سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ پر تیر لگا، جس سے آپ کی آنکھ کا ڈھیلا باہر آ گیا، حضرت سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ڈھیلے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر مہربانی فرمادیں۔

نہ نیر و ہایاں بندی اے تے نہ دکھڑے سنایاں بندی اے
کملی والیا محبوبا گل تیرے بنایاں بندی اے
دل دلبر نوں دے دیئے تے کر دیئے نذرانہ
محبوباں دے انج بن کے رہیے جانے کل زمانہ

حضرت سیدنا قتادہ عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر مہربانی فرما دیں، میری آنکھ مجھے عطا فرمادیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہ کی آنکھ کا ڈھیلا

اس کی جگہ پر رکھا اور لعابِ دہن لگایا، حضرت سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ ٹھیک ہو گئی۔ (الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ: 413 / ضیاء النبی جلد سوم صفحہ: 357)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ابوجہل کی ہلاکت

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میدانِ بدر میں دو بچوں کو میں نے اپنے دائیں اور بائیں جانب دیکھا، ایک کا نام معوذ اور دوسرے کا نام معاذ تھا۔ یہ دونوں حضرت عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے تھے، اس خاتون کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے سات بیٹے تھے اور سات ہی غزوہ بدر میں شامل تھے۔ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان بچوں میں سے ایک نے کہا: اے چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں، انہوں نے کہا کہ پھر ہمیں بتائیں ابوجہل کہاں ہے؟ میں نے پوچھا کہ اے بیٹو! ابوجہل کو تم نے کیا کہنا ہے؟ وہ بچے بڑے جذبے سے بولے۔

حضرات گرامی قدر! اب بچوں کی اور عبدالرحمن بن عوف کے درمیان ہونے والی گفتگو سنیں۔

مر جائیں گے یا ماریں گے اس ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے محبوبِ باری کو
وہ دیکھو اس کی حفاظت کر رہا ہے فوج کا دستہ
یہ دستہ کب تک روکے گا عزرائیل کا رستہ

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان بچوں کی باتیں سن کر بڑا خوش ہوا، اور جیسے ہی مجھے ابو جہل نظر آیا میں نے کہا کہ اے بیٹو! وہ سامنے دیکھو ابو جہل ہے، اب یہ دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور ابو جہل کی ٹانگ پر تلوار ماری جس سے اس کی ٹانگ کٹ گئی، اور پھر ان بچوں نے پے در پے ابو جہل پر تلوار سے وار کیے یہاں تک کہ ابو جہل کو قتل کر دیا۔

(سیرت حلبیہ، جلد سوم صفحہ 506 / ضیاء النبی جلد سوم صفحہ 346 / سیرت النبی از: سلیمان

ندوی دہلی نعمانی، جلد اول، صفحہ: 209)

پھر دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی کہ دشمن خدا اور دشمن رسول کو ہم نے مار ڈالا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ تو ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں نے اس ظالم کو قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی تلواروں کو صاف تو نہیں کیا۔ عرض کیا نہیں، دونوں نے اپنی تلواres دکھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلواres دیکھ کر فرمایا: تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے۔ مگر ابو جہل مردود کا سلب حضرت معاذ کو دلا یا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو جا کر ابو جہل کی خبر لائے؟ اس پر حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیار ہوئے۔ جب میدان میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابو جہل لعین میں چند سانس باقی ہیں۔ آپ جاتے ہی اس کے سینہ پر کینہ پر بیٹھ گئے، اور اس کی ناپاک ڈاڑھی کو پکڑ کر فرمایا۔ تو ہی ابو جہل ہے؟ اے دشمن خدا و رسول! اللہ تعالیٰ نے تجھے رسوا کیا۔ ابو جہل نے کہا، اس سے تو کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ایک شخص کو اس کی قوم نے مار ڈالا۔ کاش مجھے کوئی کھیتی باڑی کرنے والا نہ مارتا۔ کھیتی باڑی اس نے اس لیے کہا کہ حضرت معاذ اور حضرت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصاری تھے اور انصار اہل زراعت یعنی کھیتی باڑی کرتے تھے۔ مطلب یہ کہ اس ملعون کا تکبر

وغرور ابھی تک بھی نہ گیا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بد بخت کا سر کاٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے ہی فرمایا: تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں، جس نے تجھے رسوا کیا اے دشمنِ خدا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اُمت کا فرعون مر گیا۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر ادا کیا۔ (مدارج النبوت، جلد دوم، صفحہ: 151)

غزوہ بدر کا نتیجہ

اس جنگ میں مشرکین مکہ میں سے ستر (۷۰) مارے گئے۔ اور ستر ہی قید ہوئے اور مسلمانوں میں سے صرف چودہ (۱۴) آدمی شہید ہوئے۔ جن میں چھ (۶) مہاجر اور آٹھ انصار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق چوبیس (۲۴) سردارانِ قریش کو بدر کے ایک کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جس جگہ فتح و نصرت حاصل ہوتی وہاں تین (۳) روز قیام فرماتے، اس بنا پر تیسرے روز بدر سے مدینہ منورہ واپس آنے کے ارادہ سے سوار ہوئے۔ اور اس کنوئیں پر تشریف لائے جہاں مشرکین کے لاشے ڈالے گئے تھے اور کھڑے ہو کہ ایک ایک کا نام لیتے ہوئے انہیں پکارا کہ اے عتبہ بن ربیعہ، اے شیعہ بن ربیعہ اور اے فلاں بن فلاں، کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ سچ پایا؟ یہ دیکھ کر حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بے روح جسموں کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بات میں ان سے کہتا ہوں تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ یعنی وہ جواب نہیں دے سکتے سنتے تم سے زیادہ ہیں۔

(معارج النبوة، جلد سوم صفحہ: 106)

حضرات گرامی قدر! رسول اللہ ﷺ کے اس عمل سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو جواب دیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ مردے سنتے ہیں، اور جب کفار اپنی ہلاکت کے بعد سنتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی قوت سماعت کا عالم کیا ہو گا۔

قیدیوں سے حسن سلوک

معارج النبوة میں ہے کہ جو کفار کے ستر (۷۰) آدمی قید کیے گئے انہیں رسیوں سے مضبوطی سے باندھ دیا گیا۔ ان میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جو مالدار ہونے کی وجہ سے اس تکلیف کو برداشت نہ کر سکے اور ساری رات روتے رہے جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو بھی نیند نہ آئی۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ رات کا کافی حصہ گزر چکا ہے، مگر آپ سو نہیں رہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اپنے چچا عباس کے رونے کی آواز آرہی ہے، جس وجہ سے نیند نہیں آتی۔ بالآخر اس صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ پھر کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا ان سب کے بند ڈھیلے کر دیئے جائیں۔ یہ تھا رحمۃ للعالمین کا حسن سلوک کہ وہ دشمن جو عرصہ دراز سے آپ کو تکلیفیں دیتے آرہے تھے۔ لیکن آج ان کی تکلیف آپ کو برداشت نہ ہوئی۔

گالیاں دیتا تھا کوئی تو دعا دیتے تھے
دشمن بھی آجاتا اگر کملی کو بچھا دیتے تھے

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں کے بارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ کیا کہ ان سے کیا سلوک کرنا چاہیے؟ حضرت ابو بکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیجیے ہو سکتا ہے یہ توبہ کر لیں۔ اور اسلام لے آئیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے آقا! انہیں قتل کر دینا چاہیے کیونکہ یہ سب کافر اور کافروں کے سردار ہیں۔ ہر ایک کو ان کے رشتہ دار کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ انہیں خود قتل کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی طرف میلان فرمایا۔ اور اعلان کر دیا کہ فدیہ ادا کرتے جاؤ اور آزاد ہوتے جاؤ۔ ان میں جو غریب تھے۔ ان کی یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ مسلمانوں کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں اور آزادی کا پروانہ حاصل کر لیں، رسول اللہ ﷺ تمام قیدیوں سے فدیہ لے رہے تھے۔ مگر جب آپ کے چچا حضرت عباس کی باری آئی تو آپ نے فرمایا: چچا جی فدیہ ادا کرو اور آزاد ہو جاؤ۔ مگر وہ کہنے لگے کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے فدیہ کہاں سے لاؤں۔ آپ نے فرمایا چچا جی فدیہ ادا کرو۔ اس پر انہوں نے کہا کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا چچا لوگوں سے بھیک مانگے اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے؟ جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ عباس کسی طرح بھی نہیں مانتے تو پھر غیب دان نبی نے اصل بات کہہ دی اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں جو مکہ سے آتے وقت سونا میری چچی اُمّ الفضل کے سپرد کر آئے تھے وہ کہاں ہے؟ جب حضرت عباس نے رسول اللہ ﷺ سے دل کی بات سنی تو کہنے لگے کہ نبی تو دلوں کی بھی خبر رکھتا ہے۔ اور یہ جان گئے کہ یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ واپس مدینہ میں فاتحانہ شان سے تشریف لے آئے۔

اختتامی کلمات

حضرات گرامی قدر! میدان بدر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعداد بہت قلیل تھی، ساز و سامان کی قلت تھی، باوجود اس کے تاریخ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشق و محبت کی داستانیں رقم کیں، کیوں؟ اس لیے کہ ان کا عشق زبانی نہیں تھا بلکہ عملی طور پر تھا، آج ہم زبان سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویدار ہیں لیکن عملی طور پر ہم نماز پڑھنے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں۔ آئیے عمل کے میدان میں اتریں اور کامیابی حاصل کریں۔ اللہ رب العزت ہماری حاضری قبول فرمائے۔۔۔

آمین

وما علینا الا البلاغ النبیین

